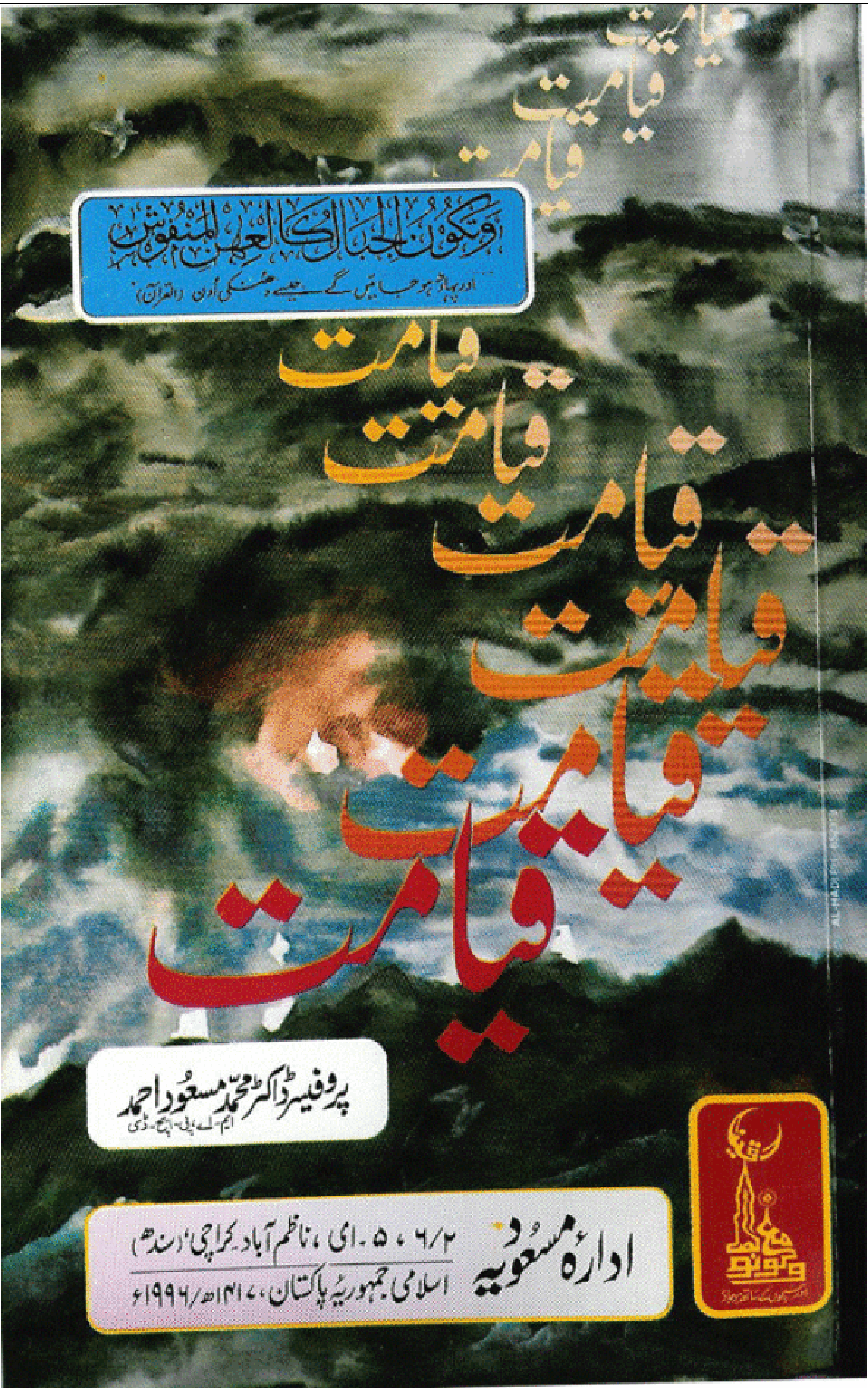

قیامت

قیامت

قیامت

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ

اور پہاڑ ہو جائیں گے جیسے دھنکی اُون (القرآن)

قیامت

قیامت

قیامت

قیامت

قیامت

قیامت

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ
۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)
اسلامی جمہوریۂ پاکستان، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

نحمدہ ونصلی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم علیٰ رسولہ الکریم

وتکون الجبال کالعھن المنفوش

اور پہاڑ ہو جائیں گے جیسے دھنکی اُون (القرآن)

قیامت

کے آثار

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ
۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)
اسلامی جمہوریۂ پاکستان

حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب ___________ قیامت
مصنف ___________ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کاتب ___________ شاہ محمد چشتی
طابع ___________ حاجی معراج الدین
ناشر ___________ ادارۂ مسعودیہ، کراچی
مطبع ___________ شاہکار پریس، کراچی
طباعت ___________ ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء
تعداد ___________ گیارہ سو
قیمت ___________ ۲۵ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی
۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی
۳۔ مکتبۂ غوثیہ، سبزی منڈی، کراچی
۴۔ مکتبۂ رضویہ، آرام باغ، کراچی
۵۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
۶۔ شبیر برادرز، دربار مارکیٹ، گنج بخش، لاہور
۷۔ مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

انتساب

○ قدرت کی شان
○ ملت کی آن
○ آرزوؤں کی جان

اُس آواز کے نام

○ جو قیامت میں مایوس دلوں کی آس بن کر اُبھرے گی
○ سب مایوس کر دیں گے، وہ مایوس نہ کرے گی
○ سب خاموش رہیں گے، وہ خاموش نہ ہوگی
○ جس سے حشر کی فضائیں گونجیں گی
○ جس سے رحمت کی برکھا برسے گی
○ جو داورِ محشر کے حضور سنی جائے گی
○ جو ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی اور نوازی جائے گی

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بلغ العُلیٰ بکمالہ
کشف الدُّجیٰ بجمالہ
حَسُنَت جمیعُ خصالِہ
صلّوا علیہ وآلہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلامِ شیخ سعدیؒ

کتبہٗ گوہر قلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

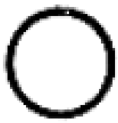

دنیا میں ہر ابتدا کی انتہا ہے —— اور ہر انتہا کی ابتدا ہے —— ہر آغاز کا انجام ہے —— اور انجام کا آغاز —— اے انسانو! اَے آسمانِ دنیا کے ستارو! —— اَے بہارِ تخلیق کے دِل کش بیل بوٹو! —— اے محبت و عشق کے رازدارو —— اے جذبات کی اُمڈتی موجو! —— اے خیالات کے برستے بادلو! —— اے احساسات کی تڑپتی لہرو! —— اے افکار کے اُبلتے چشمو! —— اے جہانِ نو کے معمارو! —— اے کائناتِ ارضی کے غوطہ خورو! —— اَے کائناتِ سماوی کے شاہینو! —— اے شہروں اور بازاروں کی رونقو! —— اے شہروں اور ملکوں کی بہارو! ذرا آنکھیں کھولو! —— دیکھو دیکھو دنیا کا رنگ بدلنے والا ہے —— وہ ہونے والا ہے جو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا —— جو عقل نے کبھی نہ سوچا —— جو دل نے کبھی محسوس نہ کیا —— دنیا کا نقشہ بدل جائے گا —— برِاعظم مٹ جائیں گے —— دنیا کے سارے ممالک خواب و خیال بن جائیں گے —— شہروں کا نام و نشان نہ رہے گا —— گلی کوچے دَربدر ہو جائیں گے —— بستیاں اُجڑ جائیں گی —— محلّات ویران ہو جائیں گے —— شجر و حجر، وحوش و طیور غتربود ہو جائیں گے —— ایک آسمان ہو گا، ایک زمین، ایک مخلوق —— وطنیت و صوبائیت کا تصور وہم و خیال بن جائے گا —— سب زبانیں ایک زبان میں گم ہو کر لسانیت کے

عفریت کو پامال کر دیں گی ــــــ سب خیال، ایک خیال میں سمٹ جائیں گے ــــــ حاکم و محکوم ایک ہو جائیں گے ــــــ آواز آئے گی ــــــ "آج کس کی بادشاہت ہے؟" ــــــ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا ــــــ پوچھنے والا خود ہی کہے گا "آج اُس غالب اللہ کی بادشاہت ہے" ــــــ بساطِ زمین پر سب بادشاہوں نے کھیل کھیلا مگر آج سب کھیل چوپٹ ہو گئے ــــــ ساری بساطیں الٹ گئیں ــــــ ایک ہنگامۂ دار و گیر ہے جہاں نہ بادشاہ، بادشاہ معلوم ہوتا ہے ــــــ نہ رعایا، رعایا نظر آتی ہے ــــــ سب کو اپنی اپنی پڑی ہے ــــــ کیسی بادشاہت، کس کی بادشاہت؟ ــــــ کیسی حکمرانی، کس کی حکمرانی؟ ــــــ آج وہ رعب و دبدبہ کیا ہوا؟ آج وہ ہمہ اور طنطنہ کہاں گیا؟ ــــــ حیف شرمساری سی شرمساری ہے! ــــــ گھٹنے ٹیکے ہوئے ہیں ــــــ سر جھکے ہوئے ہیں ــــــ اشک رواں ہیں ــــــ دم گھٹ رہا ہے ــــــ سینہ پھٹ رہا ہے ــــــ کہاں جائیں، کس کو بلائیں؟ رفیق و دمساز کہاں گئے؟ ــــــ دوست و ہوا خواہ کیا ہوئے؟ ــــــ اللہ اللہ! اتنے اژدھام میں ــــــ اتنی بھیڑ بھاڑ میں بھی تنہائی کا احساس کھائے جاتا ہے ــــــ کوئی کسی کا نہیں، سب کو اپنی اپنی پڑی ہے ــــــ مگر ہاں ایک ایسا ہے جس کو دنیا میں بھی اپنی فکر نہ تھی، دوسروں کی فکر تھی ــــــ آخرت میں بھی اپنی فکر نہیں دوسروں کی فکر ہے ــــــ اللہ رے اُس کی دردمندی و غمخواری! ــــــ اللہ رے اُس کے ہوش و حواس! ــــــ سب کی نگاہیں اُس کی طرف ــــــ اُس کی نگاہ اللہ کی طرف ــــــ مقدمہ پیش ہے ــــــ مجرم کھڑے ہیں ــــــ ایک ایک کر کے بخشے جا رہے ہیں ــــــ کوئی بھی نہ چھوڑا ــــــ آخری جانے والا بھی نظروں میں ہے ــــــ کوئی محروم نہیں ــــــ اللہ اکبر! امت کی حفاظت و پاسداری! ــــــ اے حریمِ عشق کے مسند نشین! تجھ پر کروڑوں درود ــــــ تجھ پر لاکھوں سلام!

کائنات کی وسعتوں میں ہم کیا ہیں؟ —— کچھ بھی تو نہیں —— باتیں ایسی کرتے ہیں، دعوے ایسے کرتے ہیں جیسے سب کچھ ہم ہی ہیں —— ایک ذرا سے طوفان سے، ایک ذرا سے زلزلے سے، ایک ذرا سے سیلاب سے ہماری بنیادیں ہلنے لگتی ہیں —— گھبرا جاتے ہیں —— خود کو بے دست و پا محسوس کرتے ہیں —— افسوس کیسے کمزور اور بودے ہیں ہم! —— طوفانوں، زلزلوں، سیلابوں کو چھوڑیئے —— ہر رات ہم پر ایک قیامت گزرتی ہے —— ہم سو جاتے ہیں —— مطلق العنان بادشاہ، فرعونِ وقت بھی اپنے بستر پر اس طرح پڑا ہوتا ہے کہ شیر خوار بچہ بھی کیا ہوگا! —— جب صبح ہو جاتی ہے، یہ قیامت گزر جاتی ہے پھر وہی بلند بانگ دعوے! —— پھر وہی لن ترانیاں —— یہ تماشا روز ہوتا ہے —— یہ قیامت روز گزرتی ہے مگر ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں —— نہ معلوم کب کھلیں گی! —— کسی کو دیکھیں نہ دیکھیں، اپنے وجود ہی کو دیکھ لیں تو آنکھیں کھل جائیں —— ہمارے خالق و مالک نے ہمارے وجود کی تاریخ کو چند آیتوں میں سمو کر رکھ دیا ——

○ پانی کی بوند سے اسے پیدا کیا

○ پھر اسے طرح طرح کے اندازے میں رکھا

○ پھر اس کے لئے راستہ آسان کیا

○ پھر اسے موت دی

○ پھر قبر میں رکھوایا

○ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا

(عبس—۳۸)

بیشک جو کچھ کہا سچ کہا ——— ہم کو بنایا، زندگی دی ——— دولتِ بے بہا دی ——— یہ بھی بتا دیا کہ زندگی کھیل تماشا نہیں ——— ماہ و سال کا حساب دینا ہوگا ——— شب و روز کا حساب دینا ہوگا ——— ایک ایک گھڑی، ایک ایک لمحے کا حساب دینا ہوگا ——— اب جس طرح چاہے زندگی بسر کرو ——— ہم نے صراطِ مستقیم دکھا دی، اس پر چلو یا من مانی کرو ——— قیامت تک کے لئے تم کو چھوٹ ہے ——— پھر جب پکڑیں گے تو تم کو کوئی نہ چھڑا سکے گا ——— الّا ماشاء اللہ! ———

* * *

ہم دیکھتے ہیں کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے، مغرب میں غروب ہوتا ہے ——— ہم دیکھتے ہیں گرمی اور سردی اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں ——— ہم دیکھتے ہیں کہ بہار و خزاں اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں ——— ہم دیکھتے ہیں کہ پھل پھول اپنے اپنے وقت پر نکلتے ہیں ——— سب کاموں کا اپنا اپنا وقت ہے ——— ایک پروگرام ہے ——— ایک میزان ہے ——— ذرّہ ذرّہ میں عدل کی جلوہ گری ہے ——— مگر پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک ملک دوسرے ملک پر زیادتی کرتا ہے اور چین سے زندگی بسر کرتا ہے ——— ایک قوم دوسری قوم پر ظلم کرتی ہے اور خوشی خوشی زندگی گزارتی ہے ——— ایک خاندان دوسرے خاندان پر ظلم کرتا ہے اور ظالم عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا ہے ——— ایک فرد دوسرے فرد پر ظلم کرتا ہے اور ظالم دندناتا پھرتا ہے ——— کوئی اُس سے بازپرس کرنیوالا نہیں ——— اگر کائنات میں عدل ہے تو پھر یہ کیا ہے؟ ——— بات یہ ہے کہ زندگی اتنی مختصر و محدود نہیں جتنی ہم سمجھتے ہیں ——— زندگی کا دائرہ بڑا وسیع ہے ——— زندگی کی منزلیں ہیں ——— عدم سے وجود ——— وجود سے برزخ ——— برزخ سے جنت و دوزخ ——— اگر زندگی کو اسی دنیا میں محدود سمجھیں تو پھر اس سوال کا کوئی جواب نہیں ———

جب بات اُدھوری ہوتی ہے تو سمجھ میں نہیں آتی لیکن جب بات پوری ہو جاتی ہے تو سمجھ میں آجاتی ہے —— ہم اُدھوری بات کو سمجھنا چاہتے ہیں اور سمجھ نہیں پاتے —— زندگی جب پوری ہوگی، انجام سامنے ہوگا تو بہت سی باتیں سمجھ میں آجائیں گی —— سب معمّے حل ہو جائینگے —— سب گتھیاں سُلجھ جائیں گی —— ہاں قیامِ قیامت اِس سوال کا جواب ہے جب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا جائے گا ——

کوئی دشمن اپنے دشمن کو نہیں بتاتا کہ اُس کے سر پر کیا مصیبت آنے والی ہے ہاں دوست ہی دوست کو بتاتا ہے کہ اُس کے سر پر کیا مصیبتیں آنے والی ہیں —— اللہ اللہ وہ کتنا رحیم و کریم ہے! —— اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان ہے —— اس سے بڑی مہربانی اور کیا ہوگی کہ آنے والے انقلابِ عظیم کی صدیوں پہلے خبر دے دی گئی اور اس راز کو الم نشرح کر دیا جو کسی طرح کُھل نہ سکتا تھا —— مگر نہیں نہیں وہ رحمٰن و رحیم ہے —— وہ کریم اور مہربان ہے —— آنے والے انقلاب کی ایک بات بتادی —— اور جو کچھ نہ بتایا گیا وہ اس کے حبیبِ کریم رؤف رحیم نے بتا دیا —— ہاں ایک ایک کر کے بتا دیا ——

* * *

نظامِ کائنات کا بھید کھول دیا گیا اور یہ بتا دیا گیا کہ جس نے تم کو بنایا ہے اُسی کی طرف تم کو لَوٹنا ہے —— پھر ایک وقتِ مقرر پر اٹھنا ہے اور اپنے کیے کا بدلہ پانا ہے —— بات بہت عجیب تھی، جس نے سُنی حیران رہ گیا —— کیا واقعی ایسا ہوگا؟ —— کیا جب ہم مر جائیں گے، ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، غبارِ راہ بن کر اُڑ جائیں گے —— کیا پھر زندہ کیے جائینگے؟ بہت سوں نے تعجب کیا، بہت سوں نے شک کیا، بہت سوں نے انکار ہی کر دیا —— یہ باتیں ہماری عقل میں نہیں آتیں —— مگر ہماری عقل میں کیا آتا ہے؟ —— عقل تو لکیر کی فقیر ہے —— جو ہوتا رہتا ہے وہ عقل میں آجاتا ہے، جو نہیں ہوتا، نہیں آتا —— سبحان اللہ!

اس میں عقل کی کونسی خوبی ہے؟ —— اِتنی بات تو جانور بھی جانتے ہیں —— پھر انسان نے کیا کمال دکھایا؟ —— بے شک انسان تو وہی تھے جنہوں نے بات کو مانا اور یقین کیا —— عقل و خرد کو رسوا نہ کیا —— انہوں نے یوں سمجھا کہ ایک انسانِ کامل جو جھوٹ بولتا ہی نہیں وہ اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا ہے؟ —— پھر ہر انسان اپنے فائدے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اِس میں اُس کا کونسا فائدہ پنہاں ہے؟ —— وہ تو ایسی بات کہتا ہے اور ایسے حادثے کی خبر دیتا ہے جو ہمیں ہشیار کر کے باخبر زندگی گزارنے کا سلیقہ بتا دے —— ہم نے زندگی کو کھیل تماشا سمجھا —— اُس نے بتایا کہ زندگی عظیم ہے، بہت عظیم —— کھیل تماشا نہیں، اِس کو دیکھ بھال کر بسر کرو۔

کائنات کا ایک نظام ہے، نہایت پیچیدہ اور عظیم نظام —— ریاضیاتی نظام —— سارا نظام ایک میزان پر قائم ہے —— ذرہ برابر نہ اِدھر نہ اُدھر —— ہاں انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ اِس نظام کو سمجھ سکے —— اس کی کوششوں کی جھلک دیکھنی ہے تو یہ خبر پڑھیں —— امریکہ کا خلائی جہاز وائزر ۲ ساٹھ ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر کے ۱۲ سال کی طویل مدت میں ستارہ نیپچون تک پہنچا —— یعنی اربوں کلومیٹر طے کر کے صرف ایک ستارہ تک رسائی حاصل کر سکا —— ہزاروں ستارے اس سے بھی دور بہت دور ہیں —— انسان کائنات کی اِن وسعتوں کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے —— کھو سا جاتا ہے —— پھر کمرِ ہمت باندھتا ہے —— پھر آگے بڑھتا ہے —— شک سے یقین کی طرف بڑھتا جاتا ہے —— پہلے ناظمِ کائنات کو نہیں مانتا تھا، اب ماننے لگا ہے —— کہ اتنا عظیم نظام بغیر ناظم کے ممکن نہیں —— پھر سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ وہ الٰہی اور کائناتی حقائق جن کا علم انسان کو صدیوں پہلے ہو گیا تھا اور جن کو وہ داستانِ پارینہ سمجھتا تھا، وہ انسان کی عقل نے اب معلوم کئے ہیں —— وہ انسان جو کتاب اللہ سے اب تک معلوم ہوتا تھا اور اس کے حقائق کو قصے کہانیاں سمجھتا تھا، وہ انسان

اب نادم و شرمسار نظر آ رہا ہے —— جو قیامت کو ماننے ہی کے لئے تیار نہ تھا، اب وہ مانتا جا رہا ہے —— وہ قرآنی صداقتوں کو دیکھ دیکھ کر اپنے دل سے پوچھتا ہے —— کیا قیامت واقعی ایک حقیقت ہے؟ —— کیا واقعی ہم کو ایک نہ ایک دن اپنے کئے کا حساب کتاب دینا ہے؟ ——

* * *

وہ انسانِ کامل جس نے حیاتِ ظاہری کے ۶۳ سال اِس دنیا میں گزارے جو تقریباً ۵۷۰ء سے ۶۳۲ء تک ہمارے درمیان رہا —— جب اُس نے قیامت کی خبر دی تو سب حیران رہ گئے —— اُس نے خبر ہی نہیں دی، یہ بھی بتا دیا کہ قیامت آتے آتے دنیا کے احوال اِس اِس طرح بدلتے رہیں گے —— ایسے ایسے انقلابات و حادثات رونما ہوتے رہیں گے —— ہاں وہ عقل کہاں ہے جو یقین نہ کرتی تھی —— ضد اور بحث میں الجھی رہتی تھی —— کتابِ زندگی کھولو —— صفحۂ کائنات کو پڑھو —— ہر بات حرف بحرف صحیح نظر آئے گی —— عقل حیرت میں گم ہے کہ بتانے والا کہاں سے خبریں لا رہا ہے؟ —— صدیوں بعد کی خبریں —— دِلوں کی خبریں دماغوں کی خبریں —— جذبات و احساسات کی خبریں —— جسموں کی خبریں —— جانوں کی خبریں —— گھروں کی خبریں —— شہروں کی خبریں ملکوں کی خبریں —— حکومتوں اور سلطنتوں کی خبریں —— جنّ و انس کی خبریں —— وحوش و طیور کی خبریں —— بلندیوں کی خبریں —— پستیوں کی خبریں —— پُرنور فضاؤں کی خبریں —— پُرہول اندھیروں کی خبریں —— خبریں ہی خبریں —— جیسے صفحۂ کائنات کھلا ہو —— جیسے کتابِ زندگی روشن ہو [illegible] جیسے حرف [illegible] کی منہ بولتی تصویر —— سب دیکھتے ہیں مگر آنکھیں نہیں، [illegible] لیا کریں —— دیکھیں تو کس طرح دیکھیں —— دانایانِ مشرق و مغرب

حیران و پریشان ہیں ـــــ اقرار کرتے بن نہیں پڑتی کہ سنانے والے نے جو سنایا تھا، دیکھنے والی آنکھیں، دن کی روشنی میں اس کو دیکھ رہی ہیں ع

ہائے کیا ہو گیا زمانے کو

اللہ اللہ کیسا احسان فرمایا! ـــــ ہم بے خبروں کو خبردار کیا ـــــ صرف مسلمانوں ہی پر احسان نہیں فرمایا، پوری انسانیت پر احسان فرمایا کہ جو کچھ بتایا گیا سب کو معلوم ہوا ـــــ کوئی محروم نہ رہا، نہ کسی کو محروم رکھا گیا ـــــ وہ محروم کرنے کے لئے نہیں، وہ تو نوازنے کے لئے آئے تھے ـــــ خود فرمایا: "اللہ دیتا ہے اور بے شک میں بانٹتا ہوں" ـــــ غیب کی خبریں بھی وہی دینے والا دیتا ہے مگر بتاتے آپ ہیں ـــــ ربِّ کریم کا بھی احسان ہے اور حبیبِ کریم کا بھی احسان ـــــ مگر ہم تو احسان فراموش ہیں ـــــ چاندنی میں چاند سے انکار کرتے ہیں ـــــ دھوپ میں آفتاب سے انکار کرتے ہیں ـــــ بارش میں پانی سے انکار کرتے ہیں ـــــ سایہ میں بیٹھ کر درخت سے انکار کرتے ہیں ـــــ آہ! ہم کتنے احسان فراموش ہیں! ـــــ ہماری عقل کون لے گیا؟ ـــــ ہمارے جذبات و احساسات کیا ہوتے؟ ـــــ قیامت قریب آ رہی ہے ـــــ ایک ایک نشانی ظاہر ہو رہی ہے ـــــ وہ بتانے والا بڑی دردمندی اور دل سوزی سے بتا رہا ہے ـــــ سنو سنو! وہ کیا کہہ رہا ہے:-

دیکھو دیکھو! صحابیِ رسول حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں:-

"ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک ہونے والے واقعات بیان فرما دئے .... ان میں سے جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں جیسے کوئی شخص کچھ عرصہ غائب رہنے کے بعد سامنے آئے تو اسے پہچانتے ہیں[1] ـــــ

---

[1] احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسنی : مطابقة الاختراعات العصریة لما اخبر به سید البریة (ترجمہ اردو)
مفتی احمد میاں برکاتی: اسلام اور عصری ایجادات، لاہور ۱۹۸۰ء، ص ۱۴۲، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۶۱

اللہ اللہ! قیامت تک ہونے والے اہم واقعات بیان فرمادئے اور اس یقین کے ساتھ ـــــ

قیامت قائم ہونے سے قبل تم اُن امورِ عظیمہ کو دیکھ لوگے جنہیں تم نے نہ کبھی دیکھا ہے اور نہ تم نے اُن کے بارے میں سوچا [2]

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے جو کچھ بتایا آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور کانوں سے سن رہے ہیں ـــــ آپ نے فرمایا : ـــــ

جب قاتل کو یہ علم نہ ہوگا کہ میں نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو یہ علم نہ ہوگا کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا [3]

جب کام نااہلوں کے سپرد کردئے جائیں گے [4]

○ جب لوگ ـــــ

○ بیت المال کو اپنی ملکیت سمجھنے لگیں

○ امانت کو مالِ غنیمت سمجھیں

○ زکوٰۃ کو ٹیکس اور تاوان سمجھیں

○ دین کا علم دنیا کمانے کے لئے حاصل کیا جائے

○ جب ـــــ مرد، بیویوں کا فرمانبردار ہو، ماں کا نافرمان

○ دوست کو اپنا سمجھے اور باپ کو غیر

○ مساجد میں شور ہونے لگے

○ فاسق و فاجر لوگ قوم کے سردار بنیں

---

[2] احمد میاں برکاتی : اسلام اور عصری ایجادات، ص ۱۸ بحوالہ ابوالغنائم کوفی، کتاب الفتن

[3] سلمان احمد عباسی : علاماتِ قیامت، کراچی، ص ۳ بحوالہ مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۴ و مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۲

[4] ایضاً ص ۴ بحوالہ بخاری شریف ج ۱ ص ۱۲ و مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۹

○ لیڈر سب سے کمینہ ہو

○ آدمی کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے

○ ناچنے گانے والی عورتوں اور باجوں کا رواج ہو جائے

○ زمانے کے لوگ امت کے پہلے بزرگوں پر لعنت بھیجنے لگیں [5]

○ جب ———

○ تمہارے حاکم بدترین ہو جائیں

○ اور مالدار کنجوس ہو جائیں

○ امور سلطنت عورتوں کی مرضی سے طے پائیں [6]

○- کافر قومیں تمہیں ہڑپ کرنے کے لئے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دستر خوان پر بلاتے ہیں [7]

○ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا

○ اور قرآنِ کریم کی رسم رہ جائے گی

○ اُن کی مسجدیں آباد ہونگی مگر ہدایت سے خالی ہونگی

○ اُن کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہونگے

○ انہی میں فتنے بیدار ہونگے اور انہی میں لوٹ جائیں گے [8]

○ ——— قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہیں ———

---

[5] ایضاً، ص ۴ بحوالہ ترمذی شریف، ص ۴۴ ج ۲ و مشکوٰۃ شریف، ص ۴۷۰

[6] ایضاً، ص ۶ بحوالہ ترمذی شریف، ص ۵۱ ج ۲ و مشکوٰۃ شریف، ص ۴۵۹

[7] ایضاً، ص ۶ بحوالہ ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۳۴

[8] ایضاً، ص ۶ و ۷ بحوالہ مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸

- ○ ایمان والا اپنے خاندان میں بھیڑ بکری سے زیادہ کمزور اور ذلیل ہو کر رہ جائے گا
- ○ محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے
- ○ پولیس والے زیادہ ہو جائیں گے
- ○ عیب چیں، غیبت کرنے والے اور طعنہ دینے والے بکثرت ہونگے [۹]
- ○ — ایسا دور بھی آکر رہے گا جب آدمی کو صرف پیٹ کی فکر ہو گی اور وہ خواہش ہی کو دین سمجھے گا [۱۰]
- ○ — قرب قیامت کی ۷۲ نشانیوں میں سے یہ بھی ہیں :-
  - ○ لوگ نماز چھوڑ دیں
  - ○ امانت ضائع کریں
  - ○ سُود کھائیں
  - ○ جھوٹ کو حلال کرلیں
  - ○ قتل کو معمولی چیز سمجھیں
  - ○ اونچی اونچی عمارتیں بنائیں
  - ○ دین بیچ کر دنیا کمائیں
  - ○ رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کریں
  - ○ انصاف کمزور ہو جائے
  - ○ جھوٹ، سچ بن جائے

---

[۹] ماہنامہ بینات (کراچی) ج ۱۰، شمارہ نمبر ۹، ص ۳۹-۴۰ بحوالہ کنز العمال، ج ۷، ص ۱۷۷

[۱۰] ماہنامہ بینات (کراچی) جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱، ص ۱۰ بحوالہ کتاب الرقاق لابن مبارک، ص ۳۱۷

○ ظلم، طلاق اور اچانک موت عام ہو جائے -

○ تہمت تراشی عام ہو جائے

○ کمینے بکثرت ہو جائیں

○ شریفوں کا ناک میں دم ہو جائے

○ حاکم جھوٹ بولیں

○ چودھری اور بڑے لوگ ظالم ہو جائیں

○ امن کم ہو جائے

○ قرآن مجید کو مزین کیا جائے

○ مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں

○ اونچے اونچے مینار بنائے جائیں

○ زندگی کی دوڑ اور کاروبار تجارت میں مرد کے ساتھ عورتیں شریک ہوں

○ ظلم پر فخر کیا جائے

○ انصاف فروخت ہونے لگے

○ قرآن کو گا گا کر پڑھا جائے [1]

○ ایسا زمانہ آئے گا کہ پیٹ بھرا انسان اپنی آرام گاہ پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ بس ہمیں قرآن کافی ہے[2] (حدیث و فقہ کی ضرورت نہیں)

○ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ قرآن کو تیر کی طرح درست کریں گے اور ان کا

---

[1] ماہنامہ بینات (کراچی)، جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱، ص ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۳۷، بحوالہ درِ منثور جز ۶ ص ۵۲

[2] محمد عاشق الٰہی بلند شہری، رسول اللہ کی پیش گوئیاں، کراچی، ص ۱۹ بحوالہ ابو داؤد جز ۲ ص ۲۷۶

مقصد قرآن پڑھنے سے دنیا حاصل کرنا ہوگا [13]

○ —— اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب ——

○ صبح کو ایک جوڑا پہن کر نکلو گے اور شام کو دوسرا جوڑا پہن کر

○ اور ایک پیالہ سامنے رکھا جائے گا اور دوسرا پیالہ اٹھایا جائیگا

○ اور تم اپنے گھروں پر زیب و زینت کے لئے اس طرح کپڑے کے پردے ڈالو گے جیسے کعبے کو کپڑوں سے پوشید کر دیا جاتا، [14]

○ —— تم دیکھو گے ننگے پیر اور ننگے بدن والے تنگ دست اور بکریاں چرانے والے مکانات کی بلندی پر فخر کریں گے [15]

○ —— مسجد والے (نمازی) ایک دوسرے کو دھکیلیں گے، کوئی امام نہ پائیں گے کہ انہیں نماز پڑھائے [16]

○ —— آخر زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو ظاہر میں بھائی ہوں گے اور باطن میں دشمن ہونگے [17]

○ —— ظالم کو ظالم کہنے سے ڈرنے لگیں گے [18]

○ —— قیامت سے پہلے وہ وقت آئے گا کہ نہر فرات کے اندر سے

---

[13] ایضاً ، ص ۲۲ بحوالہ بیہقی

[14] ایضاً ، ص ۲۵ بحوالہ ترمذی شریف ، ص ۷۰ ، ج ۲

[15] ایضاً ، ص ۴۷ بحوالہ مسلم شریف ج ۱ ص ۲۹ ، بخاری ج ۱ ص ۱۲

[16] ایضاً ، ص ۵۸ بحوالہ طبرانی کبیر ج ۲۲ حدیث نمبر ۷۸۳

[17] ایضاً ، ص ۶۳ بحوالہ مسند احمد

[18] ایضاً ، ص ۶۵ بحوالہ مستدرک ج ۴ ص ۴۶۵

سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا اور اس پر قبضہ جمانے کے لئے لوگ جنگ کریں گے [19]

○ —— زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا اور زمین سکڑ جائیگی [20] جھوٹ کی کثرت ہوگی اور بازار اور زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے [21]

○ —— کوئی شخص بیع کرے گا تو کہے گا "ٹھہرو پہلے فلاں جگہ کے تاجر سے مشورہ کرلوں" [22]

○ —— آدمی کے کوڑے کا پھندا اور اس کے جوتے کا تسمہ اس سے کلام کرے گا اور گھر میں اس آدمی کے جانے کے بعد جو کچھ ہوا اس کی خبر دے گا [23]

○ —— مختلف کانیں نکلیں گی جن میں ایک کان حجاز کے قریب ہے وہاں سب سے بڑے لوگ آیا کریں گے [24]

○ —— عنقریب ایسی کانیں ہوں گی جن کا انتظام بدترین لوگ سنبھالیں گے [25]

---

[19] ایضاً ، ص ۷۳ بحوالہ مسلم شریف ۔ ج ۲ ، ص ۳۹۱

[20] احمد میاں برکاتی ، اسلام اور عصری ایجادات ، ص ۲۷ بحوالہ طبرانی کبیر

[21] ایضاً ، ص ۲۹ بحوالہ مسند احمد

[22] ایضاً ، ص ۴۱ بحوالہ نسائی شریف ، ج ۲ ، ص ۱۸۷

[23] ایضاً ، ص ۴۴ بحوالہ ترمذی شریف ، ص ۳۱۸ ، المستدرک ، ج ۴ ، ص ۴۶۷

[24] ایضاً ، ص ۵۳ بحوالہ المستدرک ، ج ۴ ، ص ۴۵۸

[25] ایضاً ، ص ۵۳ بحوالہ مسند امام احمد ، جزء ۵ ، ص ۴۳۰

○ —— سلام جان پہچان والوں سے رہ جائے گا، مساجد کو راستہ بنا لیا جائیگا[۲۶]

○ —— پہلی رات کے چاند کو صاف دیکھا جائے گا تو کہا جائے گا کہ یہ دو راتوں کا ہے[۲۷]

○ —— لوگ عمارتوں میں پھیل جائیں گے[۲۸]

○ —— دین بگڑ جائے گا اور خون بہے گا اور سجاوٹ ظاہر ہوگی اور عمارتوں کو معزز بنایا جائے گا[۲۹]

○ —— فالج اور ہارٹ فیل عام ہو جائے گا[۳۰]

○ —— بیوقوفوں کی حکومت اور پولیس کی کثرت ہوگی[۳۱]

○ —— عورتیں پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی[۳۲]

○ —— یہ رواج بنا لو گے، چھوٹے کی خوب دیکھ بھال کرو گے اور بڑے کو بڈھا کھوسٹ بنا دو گے، اگر کوئی اس کے خلاف کرے گا تو کہا جائے گا تو نے رواج کے خلاف کیا[۳۳]

---

[۲۶] ایضاً، ص ۶۴ بحوالہ طبرانی کبیر

[۲۷] ایضاً، ص ۶۶ بحوالہ طبرانی صغیر

[۲۸] ایضاً، ص ۷۱ بحوالہ بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۵۵

[۲۹] ایضاً، ص ۷۳ بحوالہ المستدرک، ج ۴، ص ۵۱۳

[۳۰] ایضاً، ص ۷۴ بحوالہ مجالسہ

[۳۱] ایضاً، ص ۷۶ بحوالہ طبرانی کبیر

[۳۲] ایضاً، ص ۷۷ بحوالہ مسلم شریف، ج ۲، ص ۳۸۳، مسند امام احمد، ج ۲، ص ۳۵۳

[۳۳] ایضاً، ص ۷۷ بحوالہ المستدرک، ج ۴، ص ۵۱۴

○ ——— بازاروں میں اِس طرح چلیں گے کہ اُن کی رانیں ظاہر ہونگی [۳۴]

○ ——— میری اُمّت طرح طرح کے خوبصورت چمڑے کے جوتے پہنے گی اور انہیں خوب چمکائے گی، خواہ مرد ہوں یا عورت [۳۵]

○ ——— باتیں رہ جائیں گی اور عمل ختم ہو جائینگے ——— زبانیں بدل جائینگی اور دلوں میں بُغض ہو جائیگا اور لوگ صلہ رحمی ترک کر دینگے [۳۶]

○ ——— کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ———

  ○ قرآن پڑھیں گے حالانکہ وہ اُن کے حلقوم سے آگے نہ بڑھے گا
  ○ مسلمانوں کو قتل کریں گے
  ○ مشرکین سے درگزر کریں گے
  ○ اِسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے [۳۷]
  ○ مرد ایسی زینت کریں گے جیسے ایک عورت اپنے شوہر کے لئے کرتی ہے ——— وہ عورتوں کی طرح سنگھار کریں گے [۳۸]

---

[۳۴] ایضاً ، ص ۸۰ بحوالہ مسلم شریف ، ج ۲ ، ص ۳۲۰ ، ترمذی شریف ، ص ۳۲۱

[۳۵] ایضاً ، ص ۸۳ بحوالہ طبرانی

[۳۶] ایضاً ، ص ۸۳ بحوالہ طبرانی کبیر

[۳۷] ایضاً ، ص ۸۸ بحوالہ بخاری شریف ، ج ۲ ، ص ۱۰۲ ۔ مسلم شریف ، ج ۱ ، ص ۳۴۱ ۔ نسائی شریف ، ج ۱ ، ص ۳۶۰

[۳۸] ایضاً ، ص ۹۰ بحوالہ البدع

○ ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء کم ہوں گے اور واعظین زیادہ ہونگے[۳۹]

○ اللہ تعالےٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کرائے گا جو خود مسلمان نہ ہوں گے[۴۰]

○ مرد عورتوں سے مشابہت کریں گے اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہو جائیں گی[۴۱]

○ میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طرح طرح کے کھانے کھائیں گے، قسم قسم کے شربت پئیں گے، مختلف رنگوں کے کپڑے پہنا کریں گے اور باتیں بڑھ چڑھ کر کیا کرینگے

○ ——— یہ میری امت کے شریر لوگ ہوں گے[۴۲]

○ ——— قیامت قائم نہ ہوگی حتےٰ کہ

○ کتاب اللہ کو عار سمجھا جائے گا

○ زمانہ باہم قریب ہو جائے گا

○ محبت و خلوص کم ہو جائے گا

○ خائنوں کو امین بنایا جائے گا

○ امینوں پر تہمت لگائی جائے گی

○ جھوٹے کو سچا کہا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائیگا

---

[۳۹] ایضاً، ص ۹۱ بحوالہ مسند احمد، ج ۵، ص ۱۵۵

[۴۰] ایضاً، ص ۹۶ بحوالہ طبرانی کبیر

[۴۱] ایضاً، ص ۱۰۲ بحوالہ ابونعیم، حلیہ

[۴۲] ایضاً، ص ۱۰۳ بحوالہ طبرانی کبیر

- ○ لوٹ مار، قتل کی کثرت ہوگی
- ○ بغاوت، حسد اور کینہ بڑھے گا
- ○ لوگ مختلف امور میں اختلاف رکھیں گے
- ○ خواہش کی اتباع کی جائیگی
- ○ ظن پر فیصلہ کیا جائے گا
- ○ قلم اٹھا لیا جائے گا، جہالت بڑھے گی [۴۳]
- ○ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ہلاک کرنے والوں کی تو عزت کرینگے اور عبادت کرنے والوں کو ذلیل سمجھیں گے [۴۴]

یہ سچی خبریں سُن سُن کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہم بڑی سرعت سے قیامت کی طرف لپک رہے ہیں —— سچ تو یہ ہے کہ ہم خود قیامت کی نشانیاں بن گئے ہیں —— ہاں وہ آنے والی آ کر رہے گی —— جو وعدہ کیا گیا ہے ایک نہ ایک دن سچ ہو کر رہیگا —— دن تو نہیں بتایا مگر یہ بتا دیا کہ ایک دن اُس کی طرف پلٹنا ہے، پھر اُٹھنا ہے اور اُس کے حضور حاضر ہونا ہے —— دنیا کی زندگی ایک گھڑی دو گھڑی سے زیادہ نہیں —— پھر وہ آنے والی مصیبت آئے گی —— اچانک آئے گی —— سب ہکا بکا رہ جائیں گے —— ایک چنگھاڑ سُنی جائے گی اور بس —— ہوش اُڑ جائیں گے —— گھبراہٹ کا عالم ہوگا اور پھر قیامت کا ہولناک منظر سامنے ہوگا —— ہاں بدلہ کا دن، فیصلہ کا دن آئے گا —— عدل و انصاف ہوگا —— اعمالنامے کھولے جائینگے —— خود ہمارے ہاتھ پیر ہمارے خلاف گواہی دیں گے —— کیسی حرماں نصیبی کا

---

[۴۳] ایضاً ۔ ص ۱۰۳ بحوالہ طبرانی

[۴۴] ایضاً ، ص ۱۰۴ بحوالہ طبرانی

عالم ہوگا!

ہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیامت کی آمد آمد سے صدیوں قبل وہ بتا دیا اور سُنا دیا جو صدیوں بعد ہونے والا ہے —— ہم دیکھ رہے ہیں جو کچھ فرمایا حرف بحرف صحیح ہے —— دل دھڑکتا ہے، آنکھیں اشکبار ہیں، روح سہمی جاتی ہے —— نہ معلوم وہ آنے والی قیامت کب آئے گی! —— ہاں، نہ معلوم اب کیا ہونا ہے!

کیا ہونا ہے؟

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے، کیا ہونا ہے؟
ارے او مُجرم! بے پروا، دیکھ!
سَر پہ تلوار ہے، کیا ہونا ہے؟
ہائے اے نیند، مسافِر تیری!
کوچ تیّار ہے، کیا ہونا ہے؟
دور جانا ہے، رہا دن تھوڑا
راہ دشوار ہے، کیا ہونا ہے؟
گھر بھی جانا ہے، مسافر کہ نہیں؟
مَت پہ کیا مار ہے، کیا ہونا ہے؟
جان ہلکان ہوئی جاتی ہے!
بار سا بار ہے، کیا ہونا ہے؟

(۲۴)

روشنی کی ہمیں عادت اور گھر
تیرہ و تار ہے، کیا ہونا ہے؟
منہ دکھانے کا نہیں اور سحر
عام دربار ہے، کیا ہونا ہے؟

اُن کو رحم آئے تو آئے ورنہ
وہ کڑی مار ہے، کیا ہونا ہے؟
واں نہیں بات بنانے کی مجال
چارۂ اقرار ہے، کیا ہونا ہے؟
ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا
بے کسی یار ہے، کیا ہونا ہے؟

إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ○
وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ وَإِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ○
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ○

(۲۵)

فریاد

تم چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے
کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے
للہ اٹھاؤ رُخِ روشن سے نقاب
مولیٰ! مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے!

آمین!

○ ـــــ ہم وعدہ کرتے ہیں، جھوٹے سچے وعدے ـــــ مگر اُس کا وعدہ تو سچا ہی ہوتا ہے کہ وہ سچ اور حق ہے ـــــ اُس کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا ـــــ اُس نے ہم کو پیدا کیا اور ایک کھٹکا لگا دیا ـــــ ہاں قیامت کا کھٹکا تاکہ دل و دماغ اور ہاتھ پیر بہکنے نہ پائیں، ٹھیک ٹھیک کام کرتے رہیں ـــــ ہر چیز قابو میں رہے بے قابو نہ ہو ـــــ اس نے بار بار وعدہ کیا کہ وہ آنے والی آئیگی ـــــ سنو سنو وہ کیا فرما رہا ہے ـــــ

○

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے
دنیا کی زندگی [۴۵] ـــــ

○

اور فرمایا ـــــ

بے شک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے، ضرور سچ ہے اور
بے شک انصاف ضرور ہونا ہے [۴۶] ـــــ

○

اور فرمایا ـــــ

بے شک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے [۴۷] ـــــ

---

[۴۵] قرآن حکیم، سورۂ لقمٰن، آیت نمبر ۳۳۔۳۴

[۴۶] قرآن حکیم، سورۂ ذٰریٰت، آیت نمبر ۵۔۶

[۴۷] قرآن حکیم، سورۂ انعام، آیت نمبر ۱۳۴

○

اور فرمایا ـــــــ

بے شک جس بات کا وعدہ دیئے جاتے ہو ضرور ہونی ہے [۴۸]

○

اور فرمایا ـــــــ

اور بے شک قیامت آنے والی ہے [۴۹]

○

اور فرمایا ـــــــ

بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے، اس میں کچھ شک نہیں [۵۰]

○

اور فرمایا ـــــــ

پاس آنے والی پاس آنے والی ہے، اللہ کے سوا اُس کا کوئی کھولنے والا نہیں [۵۱] ـــــــ

○

اور فرمایا ـــــــ

آپ فرما دیجئے تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو نہ آگے بڑھ سکو [۵۲]

---

[۴۸] قرآن حکیم ، سورۂ مرسلٰت ، آیت نمبر ۷

[۴۹] قرآن حکیم ، سورۂ حجر ، آیت نمبر ۸۵

[۵۰] قرآن حکیم ، سورۂ مؤمن ، آیت نمبر ۵۹

[۵۱] قرآن حکیم ، سورۂ نجم ، آیت نمبر ۵۷

[۵۲] قرآن حکیم ، سورۂ سبا ، آیت نمبر ۳۰

◆

اور فرمایا ———

توتم انہیں چھوڑ دو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں یہاں تک اپنے
اُس دن کو پائیں جس کا اُن سے وعدہ ہے [۵۳]

بار بار وعدہ جتایا گیا ——— یاد دہانی کرائی گئی ——— مگر یہ
نہیں بتایا کہ وعدہ کب پورا ہوگا ——— وہ آنے والی کب آئے گی ——— یہی کیا کم ہے
کہ یہ تو بتا دیا کہ وہ دن آنے والا ہے ——— حساب کتاب ہونے والا ہے ———
اگر دن بھی بتا دیا جاتا تو زندگی اجیرن ہو جاتی ——— ایک ایک قدم پہاڑ ہو جاتا ———
دماغ کام نہیں کرتا ——— ہر دم اسی کی فکر میں گھل گھل کر ہم ختم ہو جاتے اور کچھ کر نہ پاتے
——— زندگی عذابِ جاں بن جاتی ——— ہاں یہ دن ہم کو نہیں بتایا ———
بے شک بڑا کرم فرمایا ——— اُس دن کا علم اپنے پاس رکھا اور صاف صاف فرما دیا ———

◆

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم [۵۴]

◆

اور فرمایا ———

اگر تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں، تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ
ہی کے پاس ہے۔ [۵۵]

---

[۵۳] قرآن حکیم ، سورۂ زخرف ، آیت نمبر ۸۳

[۵۴] قرآن حکیم ، سورۂ لقمان ، آیت نمبر ۳۴

[۵۵] قرآن حکیم ، سورۂ احزاب ، آیت نمبر ۶۳

○

اور فرمایا ———

تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں اُس کے بیان سے کیا تعلق! —— تمہارے رب ہی تک اُس کی انتہا ہے۔ [56]

○

اور فرمایا ——

وہ عذاب اُس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے [57]

ہم اس دنیا میں آئے، ہمیں معلوم نہ تھا کہ واپس جانا بھی ہے —— ہم کو بتا دیا گیا کہ جانا بھی ہے کہ زندگی بے مقصد نہیں —— اگر معلوم نہ ہوتا تو کیسی مایوسی اور بے خبری کی زندگی گزارتے —— ہم کو باخبر اور ہشیار کر دیا گیا —— بار بار اعلان کیا گیا کہ تم کو واپس آنا ہے —— سنو سنو! یہ کیسی آواز آ رہی ہے ——

○

پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے [58]

○

اور فرمایا ——

پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے [59]

---

[56] قرآن حکیم ، سورۂ نٰزعٰت ، آیت نمبر ۴۳ ۴۴

[57] قرآن حکیم ، سورۂ معارج ، آیت نمبر ۴۰

[58] قرآن حکیم ، سورۂ ص ، آیت نمبر ۵

[59] قرآن حکیم ، سورۂ جاثیہ ، آیت نمبر ۱۵

○

اور فرمایا ______

پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے [۶۰]

○

اور فرمایا ______

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف پھرنا ہے [۶۱]

○

اور فرمایا ______

تم فرماؤ! وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں ملنی ہے، پھر اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے [۶۲]

○

اور فرمایا ______

بے شک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے [۶۳]

○

اور فرمایا ______

بہرحال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے [۶۴]

---

[۶۰] قرآن حکیم، سورۂ زمر، آیت نمبر ۷

[۶۱] قرآن حکیم، سورہ مؤمن، آیت نمبر ۳

[۶۲] قرآن حکیم، سورۂ منافقون، آیت نمبر ۸

[۶۳] قرآن حکیم، سورۂ ق، آیت نمبر ۴۳

[۶۴] قرآن حکیم، سورہ مؤمن، آیت نمبر ۷۷

○

اور فرمایا ـــــــ

اللہ پہلے بناتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا پھر اُس کی طرف پھرو گے [۶۵]

○ ـــــ نہ صرف یہ بتایا کہ واپس جانا ہی جانا ہے ـــــ یہ بھی بتایا کہ اٹھنا بھی ہے ـــــ مَر کر پھر زندہ ہونا ہے ـــــ دنیا کی زندگی ہی کو پوری زندگی نہ سمجھ لینا ـــــ نہیں نہیں! ابھی تو زندگی کے اور مرحلے بھی ہیں ـــــ صاف صاف فرما دیا ـــــ

○

اور اُسی کی طرف اٹھنا ہے [۶۶]

○

اور فرمایا ـــــ

اور بے شک تمہارا رب ہی انہیں قیامت میں اٹھائے گا [۶۷]

○

اور فرمایا ـــــ

اللہ اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں۔ [۶۸]

○

اور فرمایا ـــــ

وہ زندہ نکالتا ہے مُردے سے، اور مُردے کو نکالتا ہے زندہ سے اور

---

[۶۵] قرآنِ حکیم ، سورۂ روم ، آیت نمبر ۱۱

[۶۶] قرآنِ حکیم ، سورۂ ملک ، آیت نمبر ۱۵

[۶۷] قرآنِ حکیم ، سورہ حجر ، آیت نمبر ۲۵

[۶۸] قرآنِ حکیم ، سورۂ حج ، آیت نمبر ۷

جِلاتا ہے اس کے مَرے پیچھے اور یونہی تم نکالے جاؤ گے [69]

* * *

اور فرمایا ———

بے شک ہم مُردوں کو جِلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو اُنہوں نے آگے بھیجا [70]

* * *

اور فرمایا ———

تم فرماؤ، کیوں نہیں، میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے [71]

* * *

اور فرمایا ———

جس دن قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے ہوئے گویا کہ وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں [72]

* * *

اور فرمایا ———

تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائیگی جو سینوں میں ہے، بے شک اُن کے رب کو اُس دِن اُن کی سب خبر ہے [73]

---

[69] قرآنِ حکیم ، سورۂ روم ، آیت نمبر ۱۹

[70] قرآنِ حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۱۲

[71] قرآنِ حکیم ، سورۂ تغابن ، آیت نمبر ۷

[72] قرآنِ حکیم ، سورہ معارج ، آیت نمبر ۴۲-۴۴

[73] قرآنِ حکیم ، سورۂ عٰدیٰت ، آیت ۹-۱۱

○

اور فرمایا ـــــــ

بے شک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا [74]

○

اور فرمایا ـــــــ

تم فرماؤ! ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا [75]

○

اور فرمایا ـــــــ

اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف ڈرتے چلیں گے [76]

○

اور فرمایا ـــــــ

اے گلی ہوئی ہڈیو! ـــــــ بکھرے ہوئے جوڑو! ـــــــ
ریزہ ریزہ گوشتو! ـــــــ پراگندہ بالو! ـــــــ
اللہ تعالےٰ فیصلہ کے لئے تمہیں جمع ہونے کا حکم دیتا ہے [77]

○

اور فرمایا ـــــــ

جس دن بلانے والا ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف بلائے گا،

---

[74] قرآنِ حکیم ، سورۂ انعام ، آیت نمبر ۱۳

[75] قرآنِ حکیم ، سورۂ سبا ، آیت نمبر ۲۶

[76] قرآنِ حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۵۱

[77] قرآنِ حکیم ، سورۂ ص ، آیت نمبر ۸۰

نیچی آنکھیں کئے ہوئے، قبروں سے نکلیں گے، گویا وہ ٹڈی ہیں پھیلی ہوئی، بلانیوالے کی طرف لپکتے ہوئے [۷۸]

—— کیا دوبارہ زندہ ہو کر پھر کام کاج کرنا ہے؟ —— نہیں نہیں، کام کاج کا وقت تو گزر چکا، اَب تو پیشی اور حاضری کا وقت ہے —— جس واحد قہّار سے منہ چھپائے پھرتے تھے، آج اُسی کے حضور پیشی ہے —— آج پروٹوکول کی ساری نازبرداریاں اور وضع داریاں ختم ہو چکی ہیں جن کی شان و شوکت دیکھ کر لوگ کانپتے تھے آج وہ خود کانپ رہے ہیں —— اِن میں بادشاہ بھی ہیں، وزیر بھی ہیں، صدر بھی ہیں، گورنر بھی —— اعیانِ مملکت بھی ہیں، ارکانِ دولت بھی —— امیر بھی ہیں، دولت مند بھی —— زمیندار بھی ہیں، کارخانہ دار بھی —— کمشنر بھی ہیں، ڈپٹی کمشنر بھی —— ایس پی بھی ہیں ڈی ایس پی بھی ہیں —— ایڈمرل بھی ہیں، بریگیڈیر بھی —— میجر جنرل بھی ہیں کرنل بھی —— سیکرٹری بھی ہیں اور ڈائریکٹر بھی —— ہاں آج مولیٰ کے حضور یہ سب حاضر ہیں —— نہ محافظ ہیں، نہ سیٹیاں ہیں نہ سائرن —— اللہ کے دربار میں بے یار و مددگار تنہا کھڑے ہیں —— سنو سنو! کیا آواز آرہی ہے ——

○

اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے [۷۹]

○

اور فرمایا ——

اور جس دن بدل دی جائے گی زمین اِس زمین کے سوا اور آسمان اور

---

[۷۸] قرآن حکیم ، سورۂ قمر ، آیت نمبر ۶-۷

[۷۹] قرآن حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۳۲

لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے [۸۰]

○

اور فرمایا ——

اور تمہارے رب کے حضور پرا باندھے کھڑے ہونگے [۸۱]

○

اور فرمایا ——

آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اُس کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے —— بیشک وہ اُن کا شمار جانتا ہے اور اُن کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے اور اُن میں ہر ایک روزِ قیامت اُس کے حضور اکیلا حاضر ہوگا [۸۲]

○

اور فرمایا ——

اور سب منہ جھک جائیں گے اُس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور [۸۳] ——

○

اور فرمایا ——

سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا

---

[۸۰] قرآنِ حکیم ، سورۂ ابراہیم ، آیت نمبر ۴۳

[۸۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ کہف ، آیت نمبر ۴۷-۴۸

[۸۲] قرآنِ حکیم ، سورۂ مریم ، آیت نمبر ۹۴-۹۵

[۸۳] قرآنِ حکیم ، سورۂ طٰہٰ ، آیت نمبر ۱۱۱

اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا [۸۴]

○

اور فرمایا ——

اور صور پھونکا گیا، یہ ہے وعدہ عذاب کا دن، اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ —— بیشک اس سے تو غفلت میں تھا [۸۵]

○ —— ہاں جب حاضری ہوگی، جب اس دربار میں پیشی ہوگی —— اس دنیا کے شب و روز اور ماہ و سال یاد دلائے جائیں گے —— برسوں پر پھیلی ہوئی زندگی گھڑیوں اور پہروں میں سمٹ کر رہ جائے گی —— ہماری غفلت کا یہ عالم ہے کہ جیسے مرنا ہی نہیں —— مہینوں پر مہینے اور برسوں پر برس گزرتے جا رہے ہیں —— آرزوئیں و تمنائیں اور حوصلے بڑھا رہی ہیں —— غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں مگر اچانک ساٹھ ستر سال کی زندگی خواب و خیال بن کر رہ جائے گی —— ذرا مستقبل کے آئینے میں یہ تصویر تو ملاحظہ کریں ——

○

اور جس دن انہیں اٹھائے گا گویا کہ دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی، آپس میں پہچان کریں گے کہ پورے گھاٹے میں رہے وہ جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے [۸۶]

---

[۸۴] قرآن حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۵۱-۵۴

[۸۵] قرآن حکیم ، سورۂ ق ، آیت نمبر ۲۰-۲۱

[۸۶] قرآن حکیم ، سورۂ یونس ، آیت نمبر ۴۵

○

(کفار سے اللہ نے فرمایا) تم زمین میں کتنا ٹھہرے؟ برسوں کی گنتی سے؟ بولے، ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ، تو گننے والوں سے دریافت فرما! ــــ فرمایا، تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا، اگر تمہیں علم ہوتا۔[۸۷]

○

اور جس دن قیامت ہوگی مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی[۸۸] ــــ

○

گویا وہ جس دن دیکھیں گے جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے، دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر[۸۹]

○

تو تم فقط اُسے ڈرانے والے ہو جو اُس سے ڈرے ــــ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے، دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اُس کے

---

[۸۷] قرآنِ حکیم ، سورۂ مومنون ، آیت نمبر ۱۱۲-۱۱۵

[۸۸] قرآنِ حکیم ، سورۂ روم ، آیت نمبر ۵۵

[۸۹] قرآنِ حکیم ، سورۂ احقاف ، آیت نمبر ۳۵

دن چڑھے [۹۰]

○ —— وہ بھی ہیں جو کھلی شہادتوں اور یقین دہانیوں کے باوجود قیامت پر یقین نہیں رکھتے —— کیا اتنا انقلابِ عظیم آ ئے گا ؟ —— شکّی انسان کو یقین نہیں آتا —— وہ بار بار شک کرتا ہے اور بار بار پوچھتا ہے —— بار بار بتایا جاتا ہے ، بار بار یقین دلایا جاتا ہے مگر انکار پر انکار کئے جاتا ہے —— اُس کی حیرت بڑھتی جاتی ہے —— اُس کا یقین گھٹتا جاتا ہے —— وہ حیرت میں گم سا ہو جاتا ہے —— وہ حیرانگی کے عالم میں پوچھتا جاتا ہے ——

○

اور آدمی کہتا ہے کہ جب مَیں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب جِلا کر نکالا جاؤنگا ؟ —— اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ اِس سے پہلے اُسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا [۹۱]

○

بولے ! کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے ، کیا پھر نکالے جائینگے ؛ —— بے شک یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا —— یہ تو نہیں مگر وہی اگلی داستانیں [۹۲]

○

اور کافر بولے کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتا دیں جو تمہیں خبر دے کہ جب پُرزہ پُرزہ ہو کر

---

[۹۰] قرآن حکیم ، سورۂ نٰزعٰت ، آیت نمبر ۴۲۔۴۶

[۹۱] قرآن حکیم ، سورۂ مریم ، آیت نمبر ۶۷

[۹۲] قرآن حکیم ، سورۂ مومنون ، آیت ۸۳

بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا بننا ہے ـــــــ کیا اللہ پر اُس نے جھوٹ باندھا یا اُسے سودا ہے؟ [۹۳]

○

بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں ـــــــ تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی اُنہیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا علم ہے [۹۴]

○

کیا ہم جب مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے، کیا ہم ضرور اٹھائے جائینگے! ـــــــ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ ـــــــ تم فرماؤ، ہاں [۹۵]

○

اور کہتے تھے کیا جب ہم مر جائیں اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے؟ ـــــــ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ ـــــــ تم فرماؤ، بے شک سب اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر [۹۶]

○

کافر کہتے ہیں کیا ہم اُلٹے پاؤں پلٹیں گے؟ ـــــــ کیا ہم جب

---

[۹۳] قرآنِ حکیم ، سورہ سبا ، آیت نمبر ۷۔۸

[۹۴] قرآنِ حکیم ، سورہ یٰسین ، آیت نمبر ۷۸۔۷۹

[۹۵] قرآنِ حکیم ، سورہ صٰفٰت ، آیت نمبر ۱۶۔۲۱

[۹۶] قرآنِ حکیم ، سورہ واقعہ ، آیت نمبر ۴۵۔۴۷

گلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ —— بولے، یوں تو یہ پلٹنا نرا نقصان ہے —— تو وہ نہیں مگر ایک جھڑکی جبھی وہ کھلے میدان میں آ پڑے ہوں گے[۹۷]

○

کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے، —— تو اس کے بعد پھر نکالے جاؤ گے —— کتنی دور ہے، کتنی دور ہے جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے! —— وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی کہ ہم مرتے جیتے ہیں اور ہمیں اٹھنا نہیں —— وہ تو نہیں ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا، ہم اُسے ماننے کے نہیں[۹۸]

○

اور بولے، کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے پھر نئے بنیں گے؟ —— بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں[۹۹] ——

○

بولا! ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں؟ —— تم فرماؤ، انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا علم ہے۔ [۱۰۰]

○

کیا جب مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے پھر جئیں گے؟ ——

---

[۹۷] قرآنِ حکیم ، سورۂ نٰزعٰت ، آیت نمبر ۱۰ ۔ ۱۴

[۹۸] قرآنِ حکیم ، سورۂ مؤمنون ، آیت نمبر ۳۵ ۔ ۳۸

[۹۹] قرآنِ حکیم ، سورۂ سجدہ ، آیت نمبر ۱۰ ۔ ۱۱

[۱۰۰] قرآنِ حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۷۸ ، ۷۹

یہ پلٹنا دور ہے[۱۰۱]

انسان سمجھنے کی کوشش کرتا ہے مگر بار بار انکار کرتا ہے، اُس کی سمجھ میں بات نہیں آتی —— وہ خود پلاسٹک اور لوہے کے پرانے ٹکڑوں سے نئے نئے برتن اوزار اور نئی نئی چیزیں بناتا ہے —— چاندی، سونے کے ریزوں سے نئے نئے زیور بناتا ہے —— ایک توڑتا، چوُرا کرتا ہے، گلاتا ہے نُو بہ نُو بناتا ہے —— شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو گلا گلا کر نئے نئے برتن بناتا ہے —— مگر قیامت کی بات اُس کی سمجھ میں نہیں آتی —— یہ اُس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان گل سڑ کر پھر کیسے اٹھ بیٹھے گا —— وہ کھیتیوں کو دیکھتا ہے، وہ درختوں کو دیکھتا ہے —— سال بہ سال دیکھتا ہے کہ سُوکھ کر پت جھڑ ہو گئے، پھر وہ نئی زندگی لے کر اُبھرتے ہیں —— دانے مٹی میں مل کر اپنی بہاریں دکھاتے ہیں —— مگر اُس کو قیامت کا یقین نہیں آتا —— یہ تو جب ہی آئے گا جب وہ اپنی آنکھ سے خود دیکھے گا

—— سچ فرمایا ——

◆

اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اُسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش[۱۰۲]

◆

جب ہولے گی ہونے والی، اُس وقت اُس کے ہونے میں کسی کو

---

[۱۰۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ ق ، آیت نمبر ۲۔۳

[۱۰۲] قرآنِ حکیم ، سورۂ مطففین ، آیت نمبر ۱۰۔۱۱

انکار کی گنجائش نہ ہو گی [۱۰۳]

○

جس دن اُس کا بتایا انجام واقع ہو گا، بول اٹھیں گے وہ اس سے پہلے بھلائے بیٹھے تھے کہ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے [۱۰۴]

○

بے شک وہ اپنے گھر میں خوش تھا، وہ سمجھا اُسے پھرنا نہیں ——— ہاں کیوں نہیں، بے شک اُس کا رب اُسے دیکھ رہا ہے ——— تو مجھے قسم ہے شام کے اُجالے کی اور رات کی اور جو چیزیں اِس میں جمع ہوتی ہیں اور چاند کی جب پورا ہو ——— ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے [۱۰۵]

○ ——— ہاں، انسان کو منزل بہ منزل چڑھنا ہے اور آگے بڑھنا ہے ——— انہی منزلوں میں ایک قیامت بھی ہے ——— مگر وہ ماضی و حال کی منزلوں کو تو تسلیم کرتا ہے کہ اُن سے گزر چکا مگر مستقبل کی منزلوں سے انکار کرتا ہے کہ ابھی اِن منزلوں سے گزرا نہیں ——— وہ انکار کرتا ہے مگر خود قیامت برپا کرتا جاتا ہے ——— خود قیامت کی تعمیر میں لگا ہے مگر بے خبر ہے ——— اللہ اکبر! بے خبری سی بے خبری ہے ——— باخبر ہوتا تو یوں مست نہ ہوتا ——— ہم کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں ——— زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں ——— مگر زلزلے کے ایک جھٹکے سے ساری لن ترانیاں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور ہوش و حواس اڑ جاتے ہیں ——— رات کو روز سوتے ہیں مگر عبرت

---

[۱۰۳] قرآن حکیم، سورۂ واقعہ، آیت نمبر ۱

[۱۰۴] قرآن حکیم، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۵۳

[۱۰۵] قرآن حکیم، سورۂ انشقاق، آیت نمبر ۱۳۔۱۹

حاصل نہیں ——— شاید اس لئے کہ سونا اور سو کر اٹھنا ہمارا مقدر بن چکا ہے ——— ہم اس یقین کے ساتھ سوتے ہیں جیسے اٹھنا ہمارے اختیار میں ہے ——— ہماری آنکھوں پر پردے پڑے ہیں ——— انجام سے بے خبر ہیں ——— ہم ہنس رہے ہیں مگر ہمیں تو رونا چاہیئے ——— ہم ظلم کر رہے ہیں مگر ہم کو تو انصاف کرنا چاہیئے ——— ہم جھڑک رہے ہیں، گھرک رہے ہیں مگر ہمیں تو مشفق و مہربان ہونا چاہیئے ——— ہم اکڑ رہے ہیں مگر ہم کو عاجز و منکسر المزاج ہونا چاہیئے ——— مستی کا عالم ہے، سب اپنے اپنے کام میں لگے ہیں ——— کسی کو کسی کی خبر نہیں ——— قرآنِ حکیم نے کس عبرت ناک انداز میں ہماری مستیوں کا نقشہ کھینچا ہے ———

○

کثرت کی خواہش نے تم کو ہم سے اتنا غافل کر دیا کہ تم قبروں کے
دہانے تک پہنچ گئے ٹلہ

○ ——— ہاں "کثرت کی خواہش" ——— اس نے تو سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے ——— ایک کا ایک دشمن بنا ہوا ہے ——— ایک سے ایک جل رہا ہے ——— جوانی میں انسان کچھ ایسا مست ہوتا ہے کہ من مانی میں مزا آتا ہے ——— عیش کوشی شعار بن جاتا ہے ——— مگر جوانی کب تک رہے گی ——— سایہ کی طرح وہ بھی سرکنے لگتی ہے پھر ہوش ٹھکانے آجاتے ہیں ——— جوانی کی رنگرلیاں ایک ایک کر کے یاد آتی ہیں، دل مسوس کر رہ جاتے ہیں ——— قدم بڑھائیں یا نہ بڑھائیں، خود بخود قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں ——— پھر وہ گھڑی بھی آجاتی ہے جوانی کی مستی میں جس کو بھلا دیا گیا تھا ——— پشیمانیاں ہوں تو سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے ———

ٹلہ قرآن حکیم ، سورۂ تکاثر ، آیت نمبر ۱

شرمساریاں ہوں تو سب کچھ محو کر دیا جاتا ہے ـــــ ہاں اُس کی باز پُرس ہوگی جس نے
ڈھٹائی پر کمر باندھی ہے ـــــ جس نے اللہ کے کلام کو افسانہ سمجھا ہے ـــــ
جو اِس سے بالکل غافل رہا کہ وہ اچانک آنے والی آکر رہے گی ـــــ ہاں وہ
اچانک آئیگی ـــــ کسی کو کچھ خبر نہ ہوگی ـــــ سب اپنے اپنے کام میں مگن ہونگے
ـــــ ہاں یہ مصیبت جس کا بار بار ذکر کیا گیا جس کا بار بار وعدہ کیا گیا، اچانک آئے گی
ـــــ سنو سنو! کیا آواز آرہی ہے ـــــ

○

وہ اچانک آپڑے گی تو اُنہیں بے حواس کر دے گی پھر نہ وہ اسے
پھیر سکیں گے اور نہ اُنہیں مہلت دی جائیگی [۱۰۷] ـــــ

○

تو وہ اچانک اُن پر آجائے گا اور اُنہیں خبر نہ ہوگی [۱۰۸]

○

تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ اُن پر اچانک آجائے
کہ اُس کی علامتیں تو آ ہی چکی ہیں ـــــ پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ
اور کہاں اُن کا سمجھنا! [۱۰۹] ـــــ

○

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور

---

[۱۰۷] قرآن حکیم ، سورۂ انبیاء ، آیت نمبر ۴۰

[۱۰۸] قرآن حکیم ، سورۂ شعراء ، آیت نمبر ۲۰۲

[۱۰۹] قرآن حکیم ، سورۂ محمد ، آیت نمبر ۱۸

حاضر ہو جائیں گے [۱۱۰]

○

یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ جسے کوئی پھیر نہیں سکتا [۱۱۱]

○

پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ، اُس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بیوی اور بیٹوں سے [۱۱۲]

○ ـــ زمین تھرتھرا جائے گی ـــــــ دل دہل جائیں گے ـــــــ ہوش و حواس اڑ جائیں گے ـــــــ کسی کو کسی کی خبر نہ ہو گی ـــــــ سب ساتھ ہوں گے مگر بیگانہ بیگانہ ـــــــ باپ بیٹے سے بیگانہ ـــــــ ماں بیٹی سے بیگانہ ـــــــ بھائی بہن سے بیگانہ ـــــــ سب کو اپنی پڑی ہو گی ـــــــ

○

ان میں سے ہر ایک کو اُس دن ایک فکر ہے کہ وہی اُسے بس ہے [۱۱۳] عجب گھبراہٹ کا عالم ہو گا ـــــــ

○

تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ اُن میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے [۱۱۴]

---

[۱۱۰] قرآن حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۵۴.۵۳

[۱۱۱] قرآن حکیم ، سورۂ ص ، آیت نمبر ۱۵

[۱۱۲] قرآن حکیم ، سورۂ عبس ، آیت نمبر ۳۴.۳۳

[۱۱۳] قرآن حکیم ، سورۂ عبس ، آیت نمبر ۳۵

[۱۱۴] قرآن حکیم ، سورۂ مؤمنون ، آیت نمبر ۱۰۱

○

اَے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آسکے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دیگا[۱۱۵]

○

اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے[۱۱۶]

○

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئیگا۔[۱۱۷]

انسان پر جو کچھ بیتے گی وہ تو بیتے گی — مگر کائنات پر جو کچھ گزرے گی وہ سخت حیران کن اور دِل دہلانے والی ہے — زمین و آسمان بدل جائیں گے — آسمان لپیٹ دیا جائے گا — زمین سمیٹ دیجائیگی — نہ یہ آسمان ہوگا نہ یہ زمین — آسمان پھٹ جائے گا، تارے جھڑ جائینگے — پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر غبارِ راہ بن جائیں گے — فضائیں دھواں دھار ہو جائیں گی — سمندر سلگ جائیں گے — فرشتے قطار اندر قطار کھڑے ہوں گے — اللہ اکبر! کیا سماں ہوگا — سنیے سنیے — دیکھئے دیکھئے —

○

اور جس دن پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو صاف

---

[۱۱۵] قرآنِ حکیم ، سورۂ لقمٰن ، آیت نمبر ۳۳ - ۳۴

[۱۱۶] قرآنِ حکیم ، سورۂ سبا ، آیت نمبر ۵۱

[۱۱۷] قرآنِ حکیم ، سورۂ دخان ، آیت نمبر ۴۲

کھلی ہوئی دیکھو گے [ف۱۱۸]

○

جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجل فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے، جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے [ف۱۱۹]

○

اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اُتارے جائیں گے [ف۱۲۰] ـــــ

○

اور قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اُس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ـــــ اور صُور پھونکا جائیگا تو بیہوش ہو جائیں گے، جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے ـــــ پھر دوبارہ صُور پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ـــــ اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نُور سے [ف۱۲۱] ـــــ

○

تو تم اُس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دُھواں لائے گا

[ف۱۱۸] قرآنِ حکیم ، سورۂ کہف ، آیت نمبر ۴۷

[ف۱۱۹] قرآنِ حکیم ، سورۂ انبیاء ، آیت نمبر ۱۰۴

[ف۱۲۰] قرآنِ حکیم ، سورۂ فرقان ، آیت نمبر ۲۶

[ف۱۲۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ زمر ، آیت نمبر ۶۷ - ۶۸

کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا[۱۲۲]

○

جس دن آسمان ہلنا سا ہلیں گے اور پہاڑ چلنا سا چلیں گے[۱۲۳]

○

جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چُورا ہو کر تو ہو جائیں گے روزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرّے پھیلے ہوئے[۱۲۴]

○

تم پر چھوڑی جائیگی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا دھواں ——— پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائیگا جیسے سرخ نری[۱۲۵]

○

اور جب صُور پھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چُورا کر دئیے جائیں وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی ——— آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہو گا[۱۲۶]

○

پوچھتا ہے، قیامت کا دن کب ہو گا؟ ——— پھر جس دن آنکھ چُوندھیا گئی

---

[۱۲۲] قرآن حکیم ، سورۂ دخان ، آیت نمبر ۱۲

[۱۲۳] قرآن حکیم ، سورۂ طور ، آیت نمبر ۹-۱۰

[۱۲۴] قرآن حکیم ، سورۂ واقعہ ، آیت نمبر ۴-۶

[۱۲۵] قرآن حکیم ، سورۂ رحمٰن ، آیت نمبر ۳۵-۳۷

[۱۲۶] قرآن حکیم ، سورۂ حاقہ ، آیت نمبر ۱۳-۱۵

اور چاند گہے گا اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے ـــــ اس دن آدمی کہے گا، کدھر بھاگ کر جاؤں؟ ـــــ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں [۱۲۷]

○

پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیئے جائیں [۱۲۸] ـــــ

○

اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا ـــــ اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ جیسا چمکتا ریت دور سے پانی کا دھوکہ دیتا ہے [۱۲۹] ـــــ

○

جب دھوپ لپیٹی جائے گی اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پڑیں اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے اور جب سمندر سلگائے جائیں .... اور جب آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے [۱۳۰] ـــــ

○

جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دیئے جائیں اور جب قبریں کریدی جائیں ـــــ ہر جان، جان لے گی

---

[۱۲۷] قرآن حکیم، سورۂ قیٰمہ، آیت نمبر ۷-۱۰

[۱۲۸] قرآن حکیم، سورۂ مرسلٰت، آیت نمبر ۸-۱۰

[۱۲۹] قرآن حکیم، سورۂ نبأ، آیت نمبر ۱۹-۲۰

[۱۳۰] قرآن حکیم، سورۂ تکویر، آیت نمبر ۱-۱۴

جو اُس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے[۱۳۱]

○

جب آسمان شق ہو اور اپنے رب کا حکم سنے اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے —— اور جب زمین دراز کی جائے اور جو کچھ اُس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے —— اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے۔ پھر اُس سے ملنا ہے[۱۳۲] ——

○

جب تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی، اُس کے پیچھے آنے والی۔ کتنے دل اُس دن دھڑکتے ہوں گے، آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں[۱۳۳]

○

ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے گی اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار —— اور اُس دن جہنم لائی جائے —— اُس دن آدمی سوچے گا اور اب سوچنے کا وقت کہاں! —— کہے گا ہائے! کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی![۱۳۴] ——

○—— ہاں انسان سوچے گا اور تمنّا کرے گا مگر اب کوئی تمنّا پوری نہ ہو گی

---

[۱۳۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ انفطار ، آیت نمبر ۱۔۵

[۱۳۲] قرآنِ حکیم ، سورۂ انشقاق ، آیت نمبر ۱۔۶

[۱۳۳] قرآنِ حکیم ، سورۂ نٰزعٰت ، آیت نمبر ۶۔۷

[۱۳۴] قرآنِ حکیم ، سورۂ فجر ، آیت نمبر ۲۱۔۲۴

ـــــ تمناؤں اور آرزوؤں کا زمانہ گذر گیا ـــــ انسان یہ سمجھتا تھا کہ جو من میں آئے کئے جاؤ کوئی پوچھنے والا نہیں ـــــ کوئی بدلہ لینے والا نہیں ـــــ آج وہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گا کہ بدلہ لیا جا رہا ہے اور بدلہ دیا جا رہا ہے ـــــ ہم دنیا میں یہ مناظر دیکھ دیکھ کر کُڑھتے رہتے تھے ـــــ

قاتل بھی قبر میں جا رہے ہیں، مقتول بھی ـــــ جابر بھی قبر میں جا رہے ہیں، مجبور بھی ـــــ حاکم بھی قبر میں جا رہے ہیں، محکوم بھی ـــــ غالب بھی قبر میں جا رہے ہیں، مغلوب بھی ـــــ آقا بھی قبر میں جا رہے ہیں، غلام بھی ـــــ جس کو دیکھو رفتہ رفتہ قبر میں جا رہا ہے ـــــ مگر قاتل سے کون بدلہ لے گا اور کب بدلہ لیا جائے گا؟ ـــــ مجبور کو کون دِلاسا دے گا؟ ـــــ مظلوم کو کب حق ملے گا؟ کون حق دے گا؟ ـــــ محکوم کی کون خبر لے گا؟ ـــــ مغلوب کی کون بات سنے گا؟ ـــــ غلام کی کون دادرسی کرے گا؟ ـــــ سب چلے گئے۔ سوالوں کا جواب نہ ملا ـــــ نہیں نہیں سفرِ زندگی ختم نہیں ہوا ـــــ ٹھہرو ٹھہرو! ـــــ ہاں ایک دن آنے والا ہے جب ذرّہ برابر نیکی کا بدلہ دیا جائے گا ـــــ ایک گھڑی آنیوالی ہے جب ذرّہ برابر بُرائی کا بدلہ دیا جائے گا ـــــ زندگی، کھیل تماشا نہیں ـــــ زندگی، زندگی ہے ـــــ حساب کتاب رکھا جائے گا ـــــ حساب کتاب لیا جائے گا ـــــ پھر منزل پہ پہنچ کر سفرِ زندگی ختم ہو گا ـــــ سنو سنو! وہ کیا فرما رہا ہے ـــــ

* * *

> اور اُس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پلّے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلّے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی[۱۳۵]

---

[۱۳۵] قرآن حکیم ، سورۂ اعراف ۔ آیت نمبر ۹

○

اور فرمایا ــــــ

جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا، حاضر پائے گا اور جو بُرا کام کیا امید کرے گا کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا۔ [۱۳۶]

○

اور فرمایا ــــــ

جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے، بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔ [۱۳۷]

○

اور فرمایا ــــــ

جس دن اللہ اُن سب کو اٹھائے گا پھر اُنہیں اُن کے کوتک (اعمال) جتا دے گا ــــــ اللہ نے اُنہیں گِن رکھا ہے اور وہ بھول گئے اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے ــــــ اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے ــــــ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو چوتھا وہ موجود ہے اور پانچ کی تو چھٹا وہ ہے اور نہ اِس سے کم اور نہ اِس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ اُن کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں ــــــ پھر اُنہیں قیامت کے دن بتا دیگا جو کچھ اُنہوں نے کیا ــــــ بیشک اللہ سب جانتا ہے۔ [۱۳۸]

---

[۱۳۶] قرآن حکیم ، سورۂ آلِ عمران ، آیت نمبر ۳۰

[۱۳۷] قرآن حکیم ، سورۂ دخان ، آیت نمبر ۱۶

[۱۳۸] قرآن حکیم ، سورہ مجادلہ ، آیت نمبر ۷

○

اور فرمایا ——

اُن سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے —— یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے۔[۱۳۹]

○

اور فرمایا ——

بے شک فیصلہ کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صُور پھونکا جائیگا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں[۱۴۰] ——

○

اور فرمایا ——

جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا، نہ کوئی مددگار —— آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے اور زمین کی جو اُس سے کُھلتی ہے، بے شک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے اور کوئی ہنسی کی بات نہیں[۱۴۱]

○ —— دنیا کا قاعدہ ہے جو اقتدار میں آتا ہے وہ اقتدار چھوڑنے والوں کا احتساب کرتا ہے اور عدل و انصاف کا دم بھرتا ہے —— اللہ اللہ! دورِ جدید نے 'انتقام' کا نام 'احتساب' رکھا ہے —— مگر وہ احتساب لینے والا جب احتساب لے گا اور ہمارے اچھے بُرے کاموں کا حساب کتاب کرے گا تو وہاں 'انتقام' کا نام و نشان تک نہ ہوگا ——

---

[۱۳۹] قرآنِ حکیم ، سورۂ صٰفّٰت ، آیت نمبر ۲۱

[۱۴۰] قرآنِ حکیم ، سورۂ نبأ ، آیت نمبر ۱۹

[۱۴۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ طارق ، آیت نمبر ۸-۱۴

وہاں عدل و انصاف اپنی اصل آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوگا اور جگمگائے گا —— یہ عدل تمام جغرافیائی، لسانی، نسلی، نسبی عصبیتوں سے پاک ہوگا —— اللہ کا اپنے بندوں سے حساب کتاب ہوگا —— ہاں آج حساب کا دن ہے، عدل کا دن ہے، انصاف کا دن ہے —— آج حساب ہوگا، آج عدل کیا جائے گا، آج انصاف کیا جائے گا —— اگر ایک قوم نے دوسری قوم کے ساتھ ظلم کیا ہے —— ایک جماعت نے دوسری جماعت کے ساتھ ظلم کیا ہے —— اگر ایک فرد نے دوسرے فرد کے ساتھ ظلم کیا ہے —— اور تو اور اگر انسان نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے —— انصاف کیا جائے گا —— ایسا انصاف تو دنیا میں کبھی کسی نے نہ دیکھا ہوگا —— سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے ——

◆

> اور ڈر اُس دن سے جب کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی اور نہ (کافر کے لئے) کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ کچھ لے کر (اُس کی) جان چھوڑی جائے گی[۴۲]

◆

اور فرمایا ——

> اور جو (کوئی شخص) چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو اُن کی کمائی بھرپور دی جائیگی اور اُن پر ظلم نہ ہوگا[۴۳]

---

[۴۲] قرآنِ حکیم ، سورۂ بقرہ ، آیت نمبر ۴۸

[۴۳] قرآنِ حکیم ، سورۂ آلِ عمران ، آیت نمبر ۱۶۱

○

اور فرمایا ——

اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی کی جان پر ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو [۱۴۴]

○

اور فرمایا ——

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا —— اور ہر جان کو اُس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور اُسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے [۱۴۵]

○

اور فرمایا ——

کیا آدمی اِس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا؟ [۱۴۶]

○

اور فرمایا ——

تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے گا، اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے گا، اُسے دیکھے گا [۱۴۷]

---

[۱۴۴] قرآنِ حکیم ، سورۂ انبیاء ، آیت نمبر ۴۷

[۱۴۵] قرآنِ حکیم ، سورۂ زمر ، آیت نمبر ۶-۷۰

[۱۴۶] قرآنِ حکیم ، سورۂ قیامہ ، آیت نمبر ۳۶

[۱۴۷] قرآنِ حکیم ، سورہ زلزال ، آیت ۱-۸

○ —— دنیا میں انسان جو کچھ کرتا رہا اُس کا روزنامچہ تیار ہوتا رہا —— اُس کو خبر بھی نہیں اور یہ ہوتا رہا —— سب کام خاموشی سے ہوتا رہا، کانوں کان خبر نہ ہوئی —— آج سارا ریکارڈ تیار ہے —— ہر انسان حیران و پریشان ہے —— اُس کے تو وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ بالآخر آئینۂ اعمال، شامتِ اعمال بن کر سامنے آئیگا —— جو کام کر کے وہ خود بھول گیا، آج ریکارڈ دیکھ کر وہ کام رہ رہ کے یاد آرہے ہیں —— کوئی بات جھٹلا نہیں سکتا کہ آج گواہی دینے والے گواہوں کی شان ہی نرالی ہے —— اُن کو جھٹلایا ہی نہیں جا سکتا —— اپنی ہی آنکھ، اپنے ہی کان، اپنی ہی زبان، اپنے ہی ہاتھ پیر جب باغی ہو کر گواہی دینے پر آمادہ ہو جائیں تو کیسے جھٹلایا جا سکتا ہے —— ہاں روزنامچہ تیار ہے —— نامۂ اعمال تیار ہے —— سنو سنو یہ کیسی آواز آرہی ہے ——

○

اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانوؤں کے بل گرے ہوئے، ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا، آج تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائیگا، ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے، ہم لکھتے رہتے تھے جو تم نے کیا[۱۴۸] ——

○

تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے اُس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا اور وہ جس کا نامۂ اعمال اُس کے پیٹھ کے پیچھے دیا جائے وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ میں جائے گا[۱۴۹] ——

---

[۱۴۸] قرآن حکیم ، سورۂ جاثیہ ، آیت نمبر ۲۸ - ۲۹

[۱۴۹] قرآن حکیم ، سورۂ انشقاق ، آیت نمبر ۱۰ - ۱۲

◆

جس دن ہم ہر جماعت کو اُس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا، یہ لوگ اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اور تاگے؟ پھر ان کا حق نہ دیا جائے گا۔ [۱۵۰]

◆

اور نامۂ اعمال رکھا جائے گا تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اُس کے لکھے ہوئے سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے، ہائے خرابی! ہمارے اِس نوشتہ کو کیا ہوا؟ نہ اِس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا، نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا [۱۵۱]

◆

بے شک ہم مُردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ــــــ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔ [۱۵۲]

◆

ــــــ پھر جب نامۂ اعمال پیش ہوں گے تو ہمارے اعمال کی گواہی خود ہمارے ہی اپنے دیں گے ــــــ سنو سنو! کیا ارشاد ہو رہا ہے ــــــ

◆

جس دن اُن پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے

---

[۱۵۰] قرآن حکیم ، سورۂ بنی اسرائیل ، آیت نمبر ۷۲

[۱۵۱] قرآن حکیم ، سورۂ کہف ، آیت نمبر ۴۹

[۱۵۲] قرآن حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۱۲

پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔ اُس دن اللہ انہیں اُن کی سچی سزا پوری دے گا اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صریح حق ہے[153] ـــــ

○

آج ہم اُن کے مونہوں پر مہر کر دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے کیئے کی گواہی دیں گے[154]

○

یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے، اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے سب اُن پر اُن کے کیئے کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی؟ ـــــ وہ کہیں گے ہمیں اللہ نے بُلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اُس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اُسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے[155]

○

اور تم اِس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں ـــــ لیکن تم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا[156] ـــــ

ہماری آنکھیں اور ہمارے کان اور ہاتھ پیر تو گواہی دیں گے ہی ـــــ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی گواہی دیں گے، وہ کیسی شرمساری کا وقت ہوگا! ـــــ سنو سنو! کیا ارشاد

---

[153] قرآن حکیم ، سورۂ نور ، آیت نمبر ۲۵

[154] قرآن حکیم ، سورۂ یٰسین ، آیت نمبر ۳۵

[155] قرآن حکیم ، سورۂ حم السجدہ ، آیت نمبر ۲۰۔۲۱

[156] قرآن حکیم ، سورۂ حم السجدہ ، آیت نمبر ۵۲

ہو رہا ہے!

○

تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امّت سے گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں اُن سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں، اُس دن تمنّا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، کاش! انہیں مٹّی میں دبا کر زمین برابر کر دی جاتی ـــــ اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے [۱۵۷]

○

اور جس دن ہم (امت کے) ہر گروہ میں (انبیاء کا) ایک گروہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ اُن پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے [۱۵۸]

○ ـــــ ہاں حساب کتاب کے بعد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جائے گا کچھ روشن چہرے ہوں گے ـــــ کچھ کالے اور سیاہ فام ـــــ کچھ ہشاش بشاش ـــــ کچھ حیران پریشان ـــــ حسرت و یاس کی تصویر ـــــ کچھ مطمئن، کچھ مضطرب و بے قرار ـــــ سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے ـــــ

○

جس دن کچھ مُنہ اونچالے ہوں گے اور کچھ مُنہ کالے ـــــ تو وہ جن کے مُنہ کالے ہوئے تو کیا تم ایمان لا کر کافر ہوئے؟ تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ [۱۵۹] ـــــ

---

[۱۵۷] قرآنِ حکیم ، سورۂ نساء ، آیت نمبر ۴۲

[۱۵۸] قرآنِ حکیم ، سورہ نحل ، آیت نمبر ۸۹

[۱۵۹] قرآنِ حکیم ، سورہ آلِ عمران ، آیت نمبر ۱۰۶

○

کچھ منہ اُس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے اور کچھ منہ اُس دن بگڑے ہوئے ہوں گے، سمجھتے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر توڑ دے۔ [۱۶۰]

○

کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے، ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے مونہوں پر اُس دن گرد پڑی ہوگی، اُن پر سیاہی چڑھ رہی ہے، یہ وہی ہیں کافر، بدکار [۱۶۱]

○

اور جن کے منہ اونجالے ہوئے وہ اللہ کی رحمت میں ہیں اور ہمیشہ اِس میں رہیں گے۔ [۱۶۲]

○

جس دن ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا نور ہی اُن کے آگے اور اُن کے دھنے دوڑتا ہے، اُن سے فرمایا جارہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنّتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں تم اُن میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے۔ [۱۶۳]

---

[۱۶۰] قرآنِ حکیم ، سورۂ قیٰمہ ، آیت نمبر ۲۲-۲۵

[۱۶۱] قرآنِ حکیم ، سورۂ عبس ، آیت نمبر ۳۸-۴۲

[۱۶۲] قرآنِ حکیم ، سورۂ آلِ عمران ، آیت نمبر ۱۰۷

[۱۶۳] قرآنِ حکیم ، سورۂ حدید ، آیت نمبر ۱۲

○

اور اُس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جُڑے ہوں گے، اُن کے کُرتے رال کے ہوں گے اور اُن کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی[۱۶۴]

○

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو[۱۶۵] ——

○

جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔[۱۶۶]

○

وہاں (جنت میں) پہلی موت کے سوا پھر موت نہ چکھیں گے[۱۶۷]

○ —— اللہ اللہ! سب کچھ بتا دیا —— مستقبل کے اندھیروں میں اُجالا کر کے سب کچھ دکھا دیا —— پھر بھی ہم غافل رہیں تو ہم پر صد حیف! —— ہاں پوچھنے والا پوچھنے کا حق رکھتا ہے —— اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے علمِ دین دیا، تو نے پھیلانے میں بخل سے کام لیا! اور مول تول کرنے لگا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر یہ

---

[۱۶۴] قرآنِ حکیم ، سورۂ ابراہیم ، آیت نمبر ۴۹-۵۰

[۱۶۵] قرآنِ حکیم ، سورۂ بقرہ ، آیت نمبر ۲۷۵

[۱۶۶] قرآنِ حکیم ، سورۂ شعراء ، آیت نمبر ۸۹

[۱۶۷] قرآنِ حکیم ، سورۂ دخان ، آیت نمبر ۵۶

پوچھا گیا ہم نے تجھے دولت سے نوازا، تو نے اسے سینت سینت کے رکھا، غریبوں اور مسکینوں کو ہوا نہ لگنے دی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے صاحبِ اختیار بنایا، تو نے بے اختیاروں کو ستایا، مجبوروں اور بیکسوں کو دبایا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے واعظ و مقرر بنایا، تو نے چکا چکا کر تقریریں کیں، ہم پر نظر نہ رکھی، دولت پر نظر رکھی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے ڈاکٹر بنایا، تو نے غریب و مسکین مریضوں کو نچوڑنا شروع کیا، ہمدردی و غمخواری سے تیرا دِل خالی رہا، تو نے مریضوں کے بَل پر اپنے کاخ و ایوان سجائے اور مخلوقِ خدا کی خدمت نہ کی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے استاد و پروفیسر بنایا تو کلاس لینے سے جی چراتا رہا اور ٹیوشن پڑھا پڑھا کر جیب بھرتا رہا، تو نے علم کی تجارت کی، یہ کیا کیا؟ تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے تاجر بنایا، تو نے گاہکوں کو دھوکے پر دھوکے دیئے، نفع کمانے میں لگا رہا اور حلال و حرام کی تمیز اٹھا دی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے قوم کا نگران و محافظ بنایا مگر تو نے حفاظت نہ کی، اُن کے جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیلتا رہا تو ہم کیا جواب دینگے؟ —— اگر پوچھا گیا تو الیکشن جیتنے کے لئے غریبوں کے آگے پیچھے پھرتا تھا، پھر جب ہم نے تجھے کامیاب کیا تُو نے غریبوں سے منہ پھیر لیا اور انہیں دُھتکارنے لگا اور پرے ہٹانے لگا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے اقتدار دیا، تو نے مظلوم کو رُلایا، ظالموں کو ہنسایا، عزتوں کو لٹوایا، عدل و انصاف کا مذاق اڑایا، من مانی کرتا رہا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے عقل دی اور حق و باطل کی تمیز سکھائی تو نے عقل کو بالائے طاق رکھ کر حق و باطل میں تمیز نہ کی، تو ہم کیا جواب دینگے؟ —— اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے اپنا بندہ بنایا تُو سب کا بندہ بنا رہا، ہمارا بندہ نہ بنا، تو ہم کیا جواب

دیں گے؟ —— اگر پوچھا گیا ہم نے زمین و آسمان کو تیرا مطیع و فرمانبردار بنایا تُو رنگ و نسل اور زبان و وطن کے بتوں میں گرفتار ہو گیا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ ——

ہاں آج اس کے حضور پیشی ہے، زندگی بھر جس کی نافرمانی کرتے رہے —— آج کوئی سننے والا نہیں، کس سے فریاد کریں. کہاں جائیں؟ —— بے بسی سی بے بسی ہے —— ہاں! ——

* * *

بے بسی ہو جو مجھے پُرسشِ اعمال کے وقت
دوستو کیا کہوں، اُس وقت تمنّا کیا ہے؛
کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضورؐ
ہاں کوئی دیکھو، یہ کیا شور ہے، غوغا کیا ہے؟
کون آفت زدہ ہے، کس پہ بلا ٹوٹی ہے؛
کس مصیبت میں گرفتار ہے، صدمہ کیا ہے؟
کس سے کہتا ہے کہ للہ خبر لیجے مری؟
کیوں ہے بے تاب، یہ بےچینی کا رونا کیا ہے؟
اس کی بےچینی سے ہے خاطرِ اقدس پہ ملال
بےکسی کیسی ہے پوچھو! کوئی گزرا کیا ہے؟
یوں ملائک کریں معروض کہ اِک مجرم ہے
اس سے پرسش ہے بتا تُو نے کیا کیا ہے؟
سامنا قہر کا ہے، دفترِ اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے؟

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رُسل !
بندہ بے کس ہے شہا! رحم میں وقفہ کیا ہے ؟
اَب کوئی دَم میں گرفتارِ بلا ہوتا ہوں ،
آپ آجائیں تو کیا خوف ہے، کھٹکا کیا ہے ؟
سُن کے یہ عرض مری، بحرِ کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد، ٹھہرنا کیا ہے ؟
کِس کو تم مَوردِ آفات کیا چاہتے ہو ؟
ہم بھی تو آ کے ذرا دیکھیں، تماشا کیا ہے ؟
اُن کی آواز پہ کر اُٹھوں مَیں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں" اَب مجھے پروا کیا ہے"؟
لو وہ آیا مرا حامی، مرا غمخوارِ اُمَم!
آ گئی جاں، تنِ بے جاں میں، یہ آنا کیا ہے ؟
پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپا لیں سَرور
اور فرمائیں، "ہٹو! اِس پہ تقاضا کیا ہے"؟
"بندہ آزاد شدہ ہے ہمارے دَر کا
کیسا لیتے ہو حساب، اِس پہ تمہارا کیا ہے"؟

وکونوا مع الصٰدقین
اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ